احکام مسائل اور فضائل

قرآن حدیث اور فقہ کی روشنی میں

خطبہ
شفاعت کبریٰ

مرتبہ

مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی قادری

خطیب مسجد سنی پورہ کنگسوے سکندرآباد

ناشر ۔ شاہ ایجوکیشنل سوسائٹی حیدرآباد

ناشر : شاہ ایجوکیشنل سوسائٹی، حیدرآباد

پتہ 10-3-761/38/B وجئے نگر کالونی، حیدرآباد

ہدیہ : 5-00

فون : 3345216

جمعہ کی عظمت وشان

روز ازل سے ہی یوم جمعہ کو بڑی عظمت وشان نصیب ہے ۔ اللہ تعالی کے اہم اہم احکامات اور زمین پر رونما ہونے والے کئی اہم اہم واقعات اور حادثات بھی جمعہ کو ہی واقع ہوتے ہیں حتی کہ قیامت بھی جمعہ کو ہی واقع ہونے کا قوی امکان ہے اسی لئے قرآن اور حدیث میں یوم جمعہ کی بڑی بڑی فضیلتیں آئی ہیں جیسا کہ فرمایا گیا۔

اللہ تعالی یکشنبہ سے مخلوقات کو پیدا فرمانا شروع فرمایا اور جمعہ کے دن تمام مخلوقات مکمل طور پر پیدا ہوگئیں اور ایک جگہ جمع کردی گئیں اسی لئے بھی اس دن کا نام جمعہ یعنی جمع ہونیکا دن رکھا گیا (نصاب)
آدم علیہ السلام: اللہ تعالی کا خصوصی حکم یعنی آدم علیہ السلام کے پتلے کیلئے سامان جمع کرنیکا حکم بھی جمعہ کو ہی دیا (البقرہ ۳۰) جمعہ کے دن ہی آدم علیہم السلام کا پتلا مکمل تیار ہوا جمعہ کے دن ہی پتلے میں روح داخل فرمائی گئی (ص - ۷۲) جمعہ کو ہی فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا (البقرہ - ۳۴) جمعہ کو ہی جنت میں داخل کردیا گیا (البقرۃ - ۳۵) جمعہ کے دن ہی بی بی حوا علیھا الصلوۃ حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی کی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہڈی سے نوجوان پیدا ہوئیں۔ (النساء - ۱)
جمعہ کے دن ہی بی بی حوا علیھا الصلوۃ کا حضرت آدم علیہ السلام

سے جنت میں ہی نکاح ہوا مہر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ۲۰ مرتبہ درود وسلام بھیجنا مقرر ہوا جو فورا ادا کردیا گیا (مدارج النبوۃ)

جمعہ کے دن عظیم واقعات

زمین پر اہم ترین واقعات اور بڑے بڑے حادثات بھی جمعہ کو ہی وقوع پذیر ہوئے جسمیں سے چند درج ذیل ہیں۔

جنت سے اخراج شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام اور بی بی حوا علیہا الصلوۃ کو جنت میں بہکایا دونوں سے بھول ہوگئی پس دونوں کو جمعہ کی رات کے اندھیرے میں دونوں کو الگ الگ بچھڑا کر زمین پر ایکدوسرے سے بہت دور یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو ہندوستان (سراندیپ۔ لنکا) کی پہاڑیوں پر اور بی بی حوا علیہا الصلوۃ کو عربستان (جدہ) پر چھوڑ دیا گیا (خازن)

جنت کی بھول پر آدم علیہ السلام ۲۰۰ سال تک روتے ہوئے توبہ کرتے رہے بالاخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لیکر توبہ کرنے لگے تو جمعہ کے دن آپکی توبہ قبول ہوگئی (نعیمی ص۔ ۱۲) طویل مدت کے بعد باوا آدم اور ماں حوا دونوں عربستان کے میدان عرفات میں مل گئے یہ ملاقات بھی جمعہ کے دن ہی ہوئی۔

حضرت آدم علیہ السلام کا وصال بھی جمعہ کے دن ہی ہوا۔

نوح علیہ السلام | حضرت نوح علیہ السلام کو عالمگیر طوفان سے جمعہ کے دن ہی نجات ملی (مومنون۔ ۲۷ تا ۳۸، نعیمی ص ۳۲۸) حضرت ادریس علیہ السلام کو جمعہ کے دن ہی معراج کیلئے آسمانوں پر بلایا گیا (مریم۔ ۵۶، ۵۷) حضرت صالح علیہ السلام کی قوم قوم ثمود کو زوردار چیخ کے ذریعہ تباہ کردیا۔ (ھود۔ ۶۶، ۶۷) حضرت ابراھیم علیہ السلام پر جمعہ کے دن ہی نار نمرود گلزار بنادی گئی (الانبیاء ۶۸ تا ۷۰) حضرت اسمعیل علیہ السلام کی قربانی بھی جمعہ کے دن ہی کیگئی تھی (صفت ۱۰۲ تا ۱۰۷) حضرت اسحق علیہ السلام کے پیدا ہونیکی خوشخبری بھی جمعہ کے دن ہی حضرت ابراھیم علیہ السلام کو دی گئی (ھود ۷۱ تا ۷۵) حضرت لوط علیہ السلام کی امت پر جمعہ کے دن ہی پتھروں کی بارش برسائی گئی (ھود۔ ۸۲) حضرت یعقوب علیہ السلام سے یوسف علیہ السلام ۴۰ سال بچھڑ کر رہنے کے بعد جمعہ کے دن ہی مصر میں ملاقات ہوئی۔ (یوسف۔ ۹۹) حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم، قوم مدین کو سخت چنگھاڑ سے ہلاک کردیا گیا (ھود ۹۱، تا ۹۵) حضرت موسی علیہ السلام کے دشمن فرعون کو دریائے نیل میں معہ لشکر کے جمعہ کے دن ہی غرق کردیا گیا (البقرۃ۔ ۵۰) جمعہ کے دن ہی قارون کو زمین میں دھنسا دیا گیا (قصص۔ ۸۱) حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسی علیہ السلام کا نائب جمعہ کے روز ہی بنایا گیا (قصص ۳۳، ۳۰ تا ۳۷) حضرت داوٗد علیہ السلام کی توبہ بھی جمعہ کے دن ہی قبول ہوئی (ص ۱۲ تا ۲۵)

حضرت سلیمان علیہ السلام کو انکی کھوئی ہوئی بادشاہت. جمعہ کے دن ہی واپس مل گئی (ابن نباتہ) حضرت بلقیس بھی. جمعہ کے دن ہی سلیمان علیہ السلام کیساتھ اسلام قبول کئے۔ (نمل۔۳۶ تا ۴۴) حضرت ایوب علیہ السلام کو. جمعہ کے دن ہی شفا ملی (الانبیاء۔ ۸۳، ۸۴) حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ کی قید سے آزادی عطا کی گئی (الانبیاء۔۸۷، ۸۸) حضرت زکریا علیہ السلام کو عین بڑھاپے میں حضرت یحیی علیہ السلام پیدا ہونے کی خوشخبری بھی. جمعہ کو دی گئی (مریم۔ ۷ تا ۱۱) حضرت عیسی علیہ السلام کو دشمنوں کے نرغے سے. جمعہ کو ہی آسمانوں پر اٹھالیا گیا (النساء۔ ۱۰۷ تا ۱۰۸) امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خطاؤں (بظاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خطاؤں) کو معاف فرمانے کی خوشخبری بھی. جمعہ کو ہی نازل ہوئی۔ (فتح۔۲)

قیامت: قیامت بھی. جمعہ کے دن ہی آئیگی اسی لئے جن وانس کے سوا باقی تمام مخلوقات فرشتے آسمان، زمین پہاڑ وغیرہ خائف اور ترسال رہتے ہیں کہ شائد آج ہی قیامت واقع ہوجائے (نصاب اہل خدمات)

جمعہ کی فضیلت

عیدالمومنین: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ. جمعہ افضل الایام، خیرالایام اور سید الایام ہے اور. جمعہ عیدالمومنین ہے، حتی کہ

عیدالفطر اور عیدالاضحی سے بھی جمعہ زیادہ عظمت اور فضیلت والا ہے (نصاب)

غریبوں کا حج: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میری امت کے غریبوں، مسکینوں اور فقرا کا حج ہے (درمختار۔نصاب) اجر عظیم: جمعہ کے دن عبادات صدقات و خیرات کا اجر بڑھا دیا جاتا ہے کم از کم دس گنا کیا جاتا ہے۔ (مختلف احادیث)

مقبول دعا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے جسمیں جو دعا کرو قبول ہوجائیگی۔ جنت میں دیدار الہی بھی جمعہ کے دن ہی ہو گا۔ جمعہ کے دن انتقال کرنیوالے کو شہید کا اجر لکھا جاتا ہے اور عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ (نصاب)

امم سابقہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ اگلی امتوں کو بھی اللہ تعالی نے جمعہ کے دن جمع ہوکر عبادت کرنے اور شکر بجا لانے کا حکم دیا تھا لیکن انہوں نے بد نصیبی سے اختلاف کیا اور جمعہ کی سعادت اور برکت سے محروم رہے اور یہ عظیم فضیلت میری امت کے حصہ میں آگئی

یہود و نصاری: یہودیوں نے جمعہ کے بدلے شنبہ کا دن اور نصاری نے یکشنبہ کا دن مقرر کرلیا پس یہود ہم سے دوسرے دن بعد میں اور نصاری تیسرے دن میں ہے آج بھی یہ فرقے ان دنوں میں عبادت کا

اہتمام کرتے ہیں۔

امت محمدیہ : جس طرح ہمارا دن ان کے دنوں پر افضل اور مقدم (پہلے) ہے اسی طرح قیامت میں بھی میری امت ان پر مقدم ہوگی یعنی اول میری امت حساب وکتاب سے فراغت پائیگی (نصاب)

نماز جمعہ

قرآن میں اللہ تعالی فرماتا ہے : یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْآ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (جمعہ۔۹)

ترجمہ : اے ایمان والو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دیجائے تو تم اللہ تعالی کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑدو یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ جمعہ کی نماز فرض عین ہے جسکے ادا کرنے سے ثواب عظیم ملتا ہے۔

مومنو! نماز جمعہ جس کا نام ہے سو شہیدوں کا ثواب واجر اسکے نام ہے

نماز جمعہ واجب ہونے کی چھ شرائط ہیں۔

(۱) مقیم ہونا : (مسافر پر نماز جمعہ واجب نہیں) مسافر وہ ہے جو ۶۰ میل (۱۰۰ کیلومیٹر) سفر کا ارادہ کر کے اپنے گاوں یا شہر کی آبادی سے نکل جائے وہ مسافر ہے (۲) تندرست : (بیمار پر نماز جمعہ واجب

نہیں) اسی طرح تیمارداری کرنے والے پر بھی جس کے چلے جانے سے بیمار کی کوئی خبر گیری کرنیوالا نہ رہے ۔ نہایت ضعیف اور ناتواں بھی جو چلنے پھرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو بیمار کے حکم میں ہے (۳) آزاد ہونا:

غلام کے معنی نوکر چاکر نہیں بلکہ شریعتی غلام ہے جسکا وجود اس وقت ہمارے ممالک میں نہیں ہے (۴) مرد ہونا : عورت پر نماز جمعہ واجب نہیں (۵) چلنے پر قادر ہونا: لنگڑے پر نماز جمعہ واجب نہیں (۶) بینا ہونا: اندھے پر نماز جمعہ واجب نہیں البتہ چندھے پر واجب ہے چندھا یعنی آنکھ مونچ کر دیکھنے والا یعنی کم نظر۔

توضیح: اگر مسافر، بیمار، غلام، عورت، لنگڑا اور اندھا جن پر جمعہ واجب نہیں ہے صحت جمعہ کی شرائط کیساتھ جمعہ ادا کریں تو نماز ہوجائیگی یعنی ظہر کا فرض ان کے ذمہ سے اتر جائیگا البتہ عورت کو جمعہ کے بجائے ظہر کی نماز ادا کرنا افضل ہے۔

نماز جمعہ کے شرائط

نماز جمعہ صحیح ہونے کے چھ شرائط ہیں۔

(۱) مصر (۲) بادشاہ اسلام (۳) وقت ظہر (۴) خطبہ (۵) جماعت (۶) اذن عام (عام اجازت)

پہلی شرط مصر: مصر یعنی اس آبادی کا نام جہاں ایسے مسلمان بستے

ہوں جن پر جمعہ واجب ہو اور یہ اس قدر ہو کہ اگر وہاں کی بڑی مسجد میں جمع ہوں تو نہ سما سکیں۔

دوسری شرط بادشاہ اسلام: صحت جمعہ کے لئے بادشاہ اسلام یا اسکی طرف سے کسی شخص کا (نائب یا امیر یا قاضی یا نائب قاضی یا خطیب یا امام) امام کا موجود رہنا یا ان کی اجازت ہونا شرط ہے۔

تیسری شرط: نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا شرط ہے۔

چوتھی شرط وقت ظہر: صحت جمعہ کیلئے وقت ظہر کا ہونا شرط ہے وقت ظہر آنے سے پہلے یا ظہر کا وقت چلے جائے تو نماز جمعہ باطل ہو جائے گی۔

پانچویں شرط جماعت: جماعت یعنی امام کے سوا کم سے کم ۳ قابل امامت آدمیوں کا شروع خطبہ سے ختم نماز تک موجود رہنا شرط ہے۔

چھٹی شرط اذن عام: اذن عام یعنی سب کو مسجد میں بلا روک ٹوک آنے کی عام اجازت ہونا شرط ہے یا جامع مسجد کے دروازے بند کر کے نماز جمعہ پڑھی جائے تو نماز صحیح نہ ہوگی۔

عید المومنین کا اہتمام

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ پنجشنبہ سے ہی جمعہ کا اہتمام شروع

کردے مثلاً پہننے کیلئے پاک وصاف کپڑوں کا انتظام کرلے اصلاح بنوالے ناخن کتراولے خوشبو لگانے کیلئے فراہم کرلے ، الغرض جمعہ کی تیاری سے متعلق جو جو کام ہوں وہ پنجشنبہ ہی کے دن کرلے تاکہ پھر جمعہ کے روز ان کاموں میں مشغول ہونا نہ پڑے۔

خوش نصیب : بزرگان دین رحمہ اللہ علیہ علیہم اجمعین نے فرمایا کہ جمعہ کا سب سے زیادہ ثواب اس خوش نصیب کو ملتا ہے جو جمعہ کے دن کا منتظر رہتا ہے اور پنجشنبہ سے ہی جمعہ کا اہتمام کرتا ہے۔

بدنصیب : سب سے زیادہ بدنصیب وہ شخص ہے جس کو یہ بھی نہ معلوم ہو کہ جمعہ کب ہے حتیٰ کہ لوگوں کو پوچھتا پھرے کہ آج کونسا دن ہے۔

جمعہ کا غسل : جمعہ کا غسل سنت موکدہ ہے پس جمعہ کے دن ضرور بضرور غسل کیا کرے چونکہ احادیث میں غسل جمعہ کی بڑی تاکید آئی ہے اور جمعہ کے دن مسواک کرنیکی بھی بہت بڑی فضیلت ہے۔ جمعہ کے دن اگر کئی اسباب غسل جمع ہوں مثلاً احتلام ، جنابت ، عید عرفہ وغیرہ تو صرف ایک غسل کرلینا کافی ہے جمعہ کا ثواب بھی ملیگا۔

قولِ اَھلِ مدینہ : اہلِ مدینہ اگر کسی کو برا کہتے تو کہا کرتے کہ تو اس شخص سے بھی برا ہے جو جمعہ کے دن غسل نہ کرے بہرحال جمعہ کے دن غسل کرنے کیلئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا تاکید

فرمائی ہے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جمعہ کے دن پابندی سے غسل فرمایا کرتے۔

غسل کا طریقہ

جمعہ کے دن بعد نماز فجر غسل کریں۔

فرائض غسل: غسل کے ۳ فرائض ہیں۔۱۔ کلی کرنا۔۲۔ ناک میں پانی لینا۔۳۔ تمام جسم پر پانی بہانا۔

پہلا فرض: کلی کرنا، کلی ایسی ہو کہ پانی تمام منہ کے اندر پہنچ جائے منہ بھر پانی لیکر غرارہ کرلیا جائے تو فرض ادا ہوجائیگا۔

دوسرا فرض: ناک میں پانی لینا یعنی نتھوں (جہاں تک نرم جگہ ہے) پانی پہنچانا فرض ہے، ناک کے اندر جو میل ناک کے لعاب سے جم جاتا ہے اسکو چھڑا کر اسکے نیچے کی سطح پر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

تیسرا فرض: تمام جسم پر پانی بہانا یعنی جسم کے تمام ظاہری حصہ پر پانی بہانا فرض ہے جسمیں سر کے بالوں کی جڑوں سے بالوں کی نوک تک بھگونا، داڑھی، مونچھ، بھوؤں کے بالوں کا اور ان کے نیچے کی سطحوں کا دھونا۔ کان اور ناف کے اندر کا دھونا۔ اگر کان یا ناک میں سوراخ ہوں اور بند نہ ہوئے ہوں تو ان میں بھی پانی پہنچانا داخل ہے۔

سر اور بال: سر کے بال اگر گندھے ہوئے ہوں تو عورتوں کو ان کا کھول کر تر کرنا ضروری نہیں صرف جڑوں کا تر کرلینا کافی ہے اگر بال

کھلے ہوں تو عورتوں اور مرد دونوں پر تمام بالوں کا دھونا فرض ہے ماتھے پر افشاں یا ناخنوں پر گندھا آٹا یا پینٹ لگا اور خشک ہوگیا ہوتو ان کو دور کر کے ان کے نیچے کی سطح پر پانی پہنچانا فرض ہے ۔

مہندی اور پینٹ : مہندی کا رنگ لگا رہنا مانع طہارت نہیں ہے البتہ ناخنوں پر پینٹ (*PAINT*) لگا ہوا ہو تو اسکو پورا پورا دور کرنا ہوگا ورنہ وضو اور غسل نہ ہوگا۔

سنتیں : غسل میں ۵ سنتیں ہیں۔ ا دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا ۔ ۲۔ شرم گاہ دھونا ۔ ۳ ۔ جسم سے نجاست کا دور کرنا ۔ ۴ ۔ وضو کرنا ۔ ۵ ۔ تمام جسم پر تین مرتبہ پانی بہانا۔

مسنون طریقہ : غسل کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے نیت کرکے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر دونوں ہاتھ پہنچوں تک ۳ دفعہ دھوئے پھر شرم گاہ دھولے ، پھر جسم پر اگر کہیں بھی نجاست لگی ہوتو دھوڈالے پھر وضو کرے پھر سر پر پانی ڈال کر دھولے پھر داہنے مونڈھے پر پانی بہادے پھر تمام جسم کو ہاتھوں سے ملے ۔ پھر اسی طرح دوبارہ پانی سر اور بائیں مونڈھے پر بہادے تاکہ تین مرتبہ پانی سارے جسم پر پہنچ جائے پس غسل ہوگیا۔

غسل کی نیت : نیت کا وقت غسل شروع ہونے سے پہلے ہی ہے

نَوَيْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ مِنْ غُسْلِ الْجُمُعَةِ اِمْتِثَالًا لِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى طَهَارَةً لِلْبَدَنِ لِاِسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ وَرَفْعِ الْحَدَثِ۔

مطلب: میں جمعہ کے غسل کی نیت کرتا ہوں اللہ تعالی کے حکم پر کہ ناپاکی دور ہوکر پاکی حاصل ہوجائے تاکہ نماز قائم کرسکوں۔

لباس: جمعہ کے دن غسل کے بعد اچھا لباس پہننا اور خوشبو لگانا، سنت ہے اور جمعہ کے روز عمامہ باندھنا مستحب ہے۔ جمعہ کے روز جامع مسجد میں بہت صبح سویرے جائے کہ اسمیں بڑی فضیلت ہے۔ جو شخص جتنا سویرے جائے گا اس کو اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔

قربانی کا ثواب: اول وقت کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ اونٹ کی قربانی کیا یا پھر ایسا ہے کہ جیسا کہ گائے کی قربانی کی پھر ایسا ہے جیسا کہ مینڈھا یا دنبہ کی قربانی کیا۔ پھر ایسا ہے جیسا کہ مرغ تصدق کیا۔ پھر ایسا ہے جیسا کہ انڈا صدقہ دیا۔ (نصاب)

جمعہ کے دن ذکر کا اہتمام

پس اول وقت مسجد پہنچ کر امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرے۔ جمعہ کے دن مسجد کو خوشبو میں بسانا مستحب ہے۔ جمعہ کے دن درود شریف کثرت سے بھیجے۔ جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کرے بڑی فضیلت ہے۔ عصر ومغرب کے درمیان خوب ذکر اور تسبیح

اور دعا میں مشغول رہے ،یعنی امید ہے کہ وہ قبولیت دعا کا وقت ہو۔

جمعہ کی اذان کے احکام و مسائل

نماز پنجگانہ کی طرح جمعہ کی نماز کیلئے بھی اذاں سنت موکدہ ہے ۔ زوال آفتاب اب یعنی ظہر کے وقت اذان دی جائے ۔ جمعہ کی پہلی اذان سنکر تمام کاروبار اور کام کاج چھوڑکر نماز جمعہ کیلئے مسجد کو چلا جانا واجب ہے اس وقت کسی خرید و فروخت یا اور کسی کام میں مشغول ہونا درست نہیں ہے بلکہ حرام ہے ۔ جمعہ کی پہلی اذاں کا جواب دینا سنت ہے ۔ جمعہ کی دوسری اذاں مسجد کے اندر امام کے سامنے اس وقت کہی جائے جبکہ وہ خطبہ پڑھنے کیلئے منبر پر بیٹھا ہو ۔ نماز جمعہ کی اقامت کہنا بھی مسنون ہے ۔ اقامت خطبہ کے بعد کہی جائے ۔ دوسری اذاں کا جواب نہیں دینا چاہیے ،البتہ اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔

اقامت کا جواب: اپنی جگہ بیٹھکر ہی اقامت سنتا رہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ یا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر کھڑا ہونا سنت ہے اور جب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ سنے تو اَقَامَھَا اللّٰہُ وَ اَدَامَھَا کہکر اقامت کا جواب دے۔

(مطلب : اسکو (نماز کو) اللہ تعالی ہمیشہ ہمیشہ قائم و دائم رکھے)

خبردار! اگر کوئی شخص کھانا کھارہا ہو اور اسکو خوف ہے کہ جمعہ نہ ملیگا تو اس کو چاہیے کہ کھانا چھوڑدے اور جمعہ کیلئے چلا جائے ۔

پہلی صف: مسجد میں اول وقت پہنچ کر امام سے قریب پہلی صف میں بیٹھنا چاہیے پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں نہ بیٹھیں ۔ جب پہلی صف معمور ہوجائے تو دوسری صف میں بیٹھنا شروع کریں اس طرح تمام صفوں کو آراستہ کریں ۔ پہلی صف نزول رحمت الٰہی کے لحاظ سے سب صفوں میں بہتر ہے اس کے بعد دوسری صف، پھر تیسری صف اسی طرح آخر تک۔

اگر مسجد میں دیر کر کے آئیں اور نمازیوں کی گردنیں پھلانگ کر اگلی صفوں میں پہنچنے کی کوشش نہ کریں بلکہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائیں۔

خبردار: اگر کوئی شخص خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آئے تو آخر صف میں ہی بیٹھ جائے اگرچیکہ اگلی صفوں میں جگہ خالی ہو کیونکہ خطبہ کی حالت میں چلنا اور آگے بڑھنا درست نہیں۔

خاص ہدایت: نماز پڑھتے وقت صفیں سیدھی کرلی جائیں یعنی لوگ آگے پیچھے کھڑے نہ ہوں بلکہ سب برابر اور ایکدوسرے سے مل مل کر کھڑے ہوں اس طرح کہ ایک کندھے سے دوسرا کندھا لگا رہے اور درمیان میں ذراسی بھی جگہ نہ چھوڑیں (حدیث شریف میں ہے کہ خالی جگہ میں شیطان گھس کر نمازیں خراب کرتا ہے)

حدیث: ہر آنے والا شخص اس بات کالحاظ رکھے کہ کسی نمازی کے

آگے سے گذرے کہ اسمیں بڑا گناہ ہے حدیث شریف میں وارد ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو معلوم ہوجائے کہ اس میں کیا گناہ ہے تو یوں ہی چالیس دن تک ٹھیرا رہے گا۔

لڑکوں کی صف: نماز کے وقت لڑکوں کو صف کے درمیان نہ کھڑا کریں بلکہ سب سے آخر میں کھڑا ہونے دیں اور جو بچے سات سال کی عمر سے کم ہوں (بے شعور ہوں) ان کو مسجد ہی میں نہ لائیں۔

احترام منبر: معتبر علمائے کرام سے سنا گیا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی آخری یعنی تیسری سیڑھی پر تشریف فرما ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

صدیق اکبرؓ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اپنے زمانہ میں منبر کی دوسری سیڑھی پر خطبہ ارشاد فرماتے تھے اور آپ کے بعد

حضرت فاروق اعظمؓ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اپنے زمانہ میں جب خطبہ دینے کیلئے منبر کی پہلی سیڑھی پر چڑھے تو سوچا کہ اگر ہم لوگ ایک ایک سیڑھی اترتے جائیں گے تو تحت الثری تک پہنچ جائیں گے لہذا احترام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو ملحوظ رکھتے ہوئے منبر کی آخری (تیسری) سیڑھی کو چھوڑ کر دوسری سیڑھی پر خطبہ دیا کریں۔ پس آج تک ایسا ہی احترام ہوتا آرہا ہے۔

نوٹ : اگر کسی موقع پر اتنا کثیر مجموعہ ہو کہ خطیب کا نظر آنا محال ہو تو ایسے وقت تیسری سیڑھی پر چڑھ جاویں تو کوئی قباحت نہیں ہے۔

خطبہ کے آداب

جس وقت امام خطبہ کے ارادے سے منبر کی طرف چلے اسی وقت سے ذکر تسبیح کلام وغیرہ ترک کر کے ہمہ تن خطیب کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ جب خطیب منبر پر بیٹھ جائے تو پھر موذن اسکے سامنے کھڑا ہو کر دوسری اذاں کہے اذاں کے ساتھ ہی فورا خطیب کھڑا ہو جائے اور خطبہ شروع کر دے۔

واجب اور جب خطبہ شروع ہو جائے تو تمام حاضرین کو خطبے کا شروع سے آخر تک سننا واجب ہے خواہ حاضرین خطیب کے نزدیک بیٹھے ہوں یا خطیب سے دور اور خواہ سنائی دے یا نہ سنائی دے۔

مکروہ تحریمی : حالت خطبہ میں ایسا کوئی فعل کرنا جو خطبہ سننے میں خلل انداز ہو مکروہ تحریمی ہے مثلاً کھانا، پینا، چلنا پھرنا، بات چیت کرنا۔ سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا، ذکر، تسبیح قرآن مجید یا نفل پڑھنا یا کسی کو شرعی مسلہ بتانا یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔ (نصاب اہل خدمات)

مسئلہ : جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا سلام و جواب

سلام یہ سب خطبہ کی حالت میں حرام ہیں جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے، خطبہ سنائی نہ دے تو بھی چپ رہنا واجب ہے۔ (فتاوی عالمگیری۔ جلد۔ ص۔ ۲۳۵، دین مصطفی ص۔ ۲۹۷ امداد الفتاوی جلد اول، بہشتی زیور جلد۔ ۱۱۔ ص ۴۷، بہار شریعت حصہ چہارم۔ ص۔ ۱۰۲)

خبردار: وہ تمام امور جو حالت نماز میں منع ہیں وہ خطبہ سننے کی حالت میں بھی منع ہیں اور جو امور نماز کے اندر مکروہ ہیں وہ خطبہ سنتے وقت بھی مکروہ ہیں اور جو نماز میں حرام ہیں وہ حالت خطبہ میں بھی حرام ہیں۔ اگر کوئی حالت خطبہ میں چھینک کر الحمدللہ کہے یا مسجد میں داخل ہو کر سلام کرے تو چھینک اور سلام کا جواب نہ دیں۔

اگر کوئی سنت پڑھ رہا ہو اور اسی حالت میں خطبہ شروع ہو جائے تو اس کو چاہیئے کہ سنت کو اختصار کے ساتھ پورا کر لے۔

بیٹھنے کا طریقہ: خطبہ سننے والے قبلہ رو بیٹھیں اور خطیب کی طرف متوجہ رہیں خطبہ سننے کے وقت دوزانوں یعنی قعدے میں بیٹھکر ہاتھ باندھ لیں اور دوسرے خطبہ میں ہاتھ کھول کر زانوں پر رکھیں۔ اگر خطبہ کی آواز نہ آتی ہو تب بھی خطبہ ہی کی طرف کان لگائے رہیں۔ (آواز نہ آنیکی وجہ ذکر تسبیح وغیرہ میں مشغول نہ ہوں)۔ خطبہ کے وقت کسی کو کچھ پڑھنے سے یا بات چیت کرنے سے منع بھی نہ کریں چونکہ دوسرے کو منع کرنا بھی بات چیت میں داخل ہے۔

دیگر خطبے: خطبہ جمعہ کے علاوہ دیگر خطبے یعنی عیدالفطر، خطبہ عیدالاضحیٰ اور خطبہ نکاح سننا بھی واجب ہے (نصاب اہل خدمات ص-۶۵)

درود شریف: خطبہ میں جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک آجائے تو سامعین اپنے دل ہی دل میں درود وسلام باواز بلند رضی اللہ عنہ کہنا مکروہ ہے۔ خطبہ ثانیہ پورا ختم ہونے سے پہلے نماز کیلئے کھڑے نہ ہوں۔

بہتر خطبہ: بہتر یہ ہے کہ ہر مرتبہ نیا خطبہ پڑھا جائے اور لوگوں کو وقتاً فوقتاً جن مسائل کی ضرورت ہو خطبے میں بیان کئے جایا کریں اگر ہر جمعہ میں ایک ہی خطبہ پڑھا جائے تب بھی درست ہے لیکن ہمیشہ ایک ہی خطبہ پر التزام مناسب نہیں۔

جمعہ کا خطبہ

احکام، شرائط، مسائل

جمعہ کا خطبہ نماز جمعہ کی شرط ہے کہ بغیر خطبہ کے جمعہ کی نماز صحیح نہیں۔ خطبہ کا کم از کم ۳ عاقل، بالغ اور قابل امامت آدمیوں کے سامنے پڑھنا شرط ہے جو شروع سے آخر تک موجود رہیں اگر اس سے کم آدمی رہیں تو شرط ادا نہ ہوگی

فرائض: خطبہ میں ۲ امور فرض ہیں (۱) وقت (۲) اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

پہلا فرض وقت : جمعہ کے خطبہ کا وقت زوال آفتاب کے بعد سے قبل از نماز جمعہ ہے ۔ اگر وقت ظہر سے قبل یا نماز جمعہ کے بعد خطبہ پڑھا جائے تو درست نہیں ۔

دوسرا فرض اللہ تعالیٰ کا ذکر : اللہ تعالیٰ کا ذکر جو کم از کم بقدر سبحان اللہ ، یا الحمد اللہ یا اللہ اکبر ہو ۔ اگر خطبہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو تو خطبہ نہ ہوگا ۔ اگرچیکہ بہ نیت خطبہ سبحن اللہ الحمدللہ یا اللہ اکبر ایک بار کہنے سے خطبہ ادا ہوجاتا ہے ، لیکن بلاعذر صرف اسی مقدار پر اکتفا کرنا خلاف سنت اور مکروہ تحریمی ہے ۔

سنتیں : خطبہ میں ۱۲ سنتیں ہیں ۔

۱۔ خطبہ منبر پر پڑھنا ۔ ۲۔ خطبہ با طہارت پڑھنا ۔ ۳۔ خطبہ کھڑے ہوکر پڑھنا ۔ ۴ ۔ خطیب کا قوم کی طرف منہ کرنا ۔ ۵ ۔ دو خطبے پڑھنا ۔ ۶۔ دونوں خطبوں کے درمیان ۳ آیات کی تلاوت کے بقدر بیٹھنا یا خطیب کے تمام اعضاء قرار پائیں ۔ ۷۔ خطبہ شروع کرنے سے پہلے دل میں اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم پڑھنا ۔ ۸۔ خطبہ ایسی آواز سے پڑھنا کہ لوگ سن سکیں ۔ ۹۔ خطبہ الحمدللہ سے شروع کرنا ۔

خطبہ اولیٰ : ۱۰۔ خطبہ اولی میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور وحدانیت کی شہادت اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت

اور آپ پر درود، شریف اسکے بعد مسلمانوں کو وعظ و نصیحت قرآن مجید کی تین چھوٹی ائتیں یا ایک بڑی آیت ۰ ۱۱۔ خطبہ اولی بمقابلۂ خطبہ ثانی کے بلند آواز سے پڑھے۔

خطبۂ ثانی : خطبۂ ثانی میں بھی حمد وثنا، شہادتیں، درود شریف اور قرآن مجید کی ایک آیت کا پڑھنا اور وعظ و نصیحت کے بجائے مسلمانوں کیلیۓ دعا کرنا۔ ۱۲۔ دونوں خطبے عربی میں پڑھنا سنت موکدہ ہے، عربی کے سوا کسی اور زبان میں پڑھنا یا عربی کیساتھ کسی اور زبان کی نظم یا نثر ملا دینا خلاف سنت موکدہ اور مکروہ تحریمی ہے۔

(صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیھم کے زمانے میں سینکڑوں ممالک فتح ہوگئے تھے وہاں لوگ عربی سے بالکل واقف نہ تھے اور صحابہ کرام عربی کے علاوہ کئی عجمی (دوسری) زبانیں بھی جانتے تھے اسکے باوجود خطبہ عربی میں رہا) (نصاب، بہشتی زیور، امداد الفتاوی، بہار شریعت وغیرہ)

نوٹ : خطبہ سے پہلے لوگوں کو مقامی یا کسی بھی زبان میں وعظ و نصیحت اور ہدایت کرنا یا خطبہ کا ترجمہ اور مطلب وغیرہ بیان کرسکتے ہیں۔

مستحبات : خطبہ میں حمد وثناء اور شہادتیں کے بعد امابعد سے پند و نصیحت شروع کرنا۔ خطبۂ ثانی میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل اطہار ازواجِ مطہرات ؓ، خلفاۓ راشدین ؓ عمین مکرمین

(حضور کے چاچا) ،بقیہ عشرہ مبشرہ اور صحابہ کرامؓ کا ذکر خیر اور انکے لئے دعا کرنا وغیرہ۔

اعصاء: خطبہ دیتے وقت اعصاء۔ برچہ، یا تلوار وغیرہ پکڑنا یہ امور بھی مسنون ہیں۔

خطبہ کی مقدار: خطبہ مختصر اور نماز سے کم رہے اور نماز بمقابلہ خطبہ طویل ہو۔ خطبہ کی مقدار طوال مفصل یعنی سورہ حجرات یا سورہ بروج کے برابر ہو۔

نماز جمعہ کی رکعات: جمعہ کی نماز میں پہلے ۴ رکعات سنت موکدہ ایک سلام کے ساتھ پھر ۲ فرض با جماعت پھر ۴ رکعات سنت موکدہ ایک سلام کے ساتھ پھر ۲ سنت پھر ۲ نفل رکعات ہیں۔ اگر خطبہ ہوتے وقت مسجد میں آئیں تو ۴ رکعات سنت موکدہ نہ پڑھیں بلکہ خطبہ سننے میں مشغول ہوجائیں اور جمعہ کی فرض نماز کے بعد ان کو ادا کرلے۔

نیت: نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَي الْفَرْضِ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ خَالِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰى مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ یا اپنی زبان میں بھی نیت کرلیں، دو رکعت فرض جمعہ کی نماز ادا کرتا ہوں خاص اللہ تعالی کیلئے منہ طرف کعبہ شریف کے تابع اس امام کے ساتھ اس جماعت کے وقت پر اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھ لیں۔ اور امام، امام ہونے کی

نیت کرے۔ جمعہ کے دو رکعت فرض جہر سے پڑھی جائے۔ جو شخص سب نمازوں کی امامت کے لائق ہے وہی جمعہ میں بھی امامت کے لائق ہے۔ جو شخص خطبہ پڑھے اسی کا نماز پڑھانا بہتر ہے اور اگر کوئی دوسرا پڑھائے تب بھی جائز ہے بشرطیکہ اس نے خطبہ سنا ہو۔ مسافر بیمار غلام جن پر نماز جمعہ فرض نہیں اگر یہ نماز جمعہ کے امام بنائے جائیں تو جائز ہے۔ خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً اقامت کہکر نماز شروع کردینا مسنون ہے خطبہ اور نماز کے درمیان کوئی دنیوی بات چیت کرنا درست نہیں۔

ترک جمعہ پر سخت وعیدیں

دلوں پر مہر: جو شخص ۳ جمعہ بلا عذر ترک کردے تو اللہ تعالی اس کے دل پر مہر کردیتا ہے پھر وہ سخت غفلت میں پڑجاتا ہے اور اللہ تعالی اس سے بیزار ہوجاتا ہے۔

عبادات بھی قبول نہ ہوں گی جمعہ ترک کرنے والے کی کوئی عبادت اور کوئی نیکی یعنی نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج بھی قبول نہ ہو گا، جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے اگر توبہ کیے تو اللہ تعالی توبہ قبول فرمائیگا۔

اعلان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز فرمایا کہ میرا مصمم ارادہ ہوا کہ کسی کو اپنی جگہ امام

کر کے نماز پڑھانے کا حکم دوں اور خود ان لوگوں کے گھروں کو جلادوں جو جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے۔

نفاق کی علامت: جو شخص بلاضرورت جمعہ کی نماز ترک کرتا ہے وہ ایسی کتاب میں منافق لکھدیا جاتا ہے جو کبھی محو نہ ہو اور نہ بدلی جائے۔

جمعہ ادا کرنیوالوں کو ثوابِ عظیم کی بشارت

بیت المعمور سے ثوابِ عظیم: روایت ہے کہ بیت المعمور یعنی آسمانی کعبہ میں بھی جمعہ کا اہتمام ہوتا ہے یعنی اذاں، خطبہ، نماز اور دعا وغیرہ ہوتی ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اذان دیکر دعا کرتے ہیں کہ میں نے اپنی اذاں کا ثواب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام موذنوں کو بخش دیا اسی طرح حضرت اسرافیل علیہ السلام خطبہ دیکر اپنا ثوابِ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام خطیبوں کو بخش دیتے ہیں۔ حضرت میکائیل علیہ السلام امامت کر کے اپنا ثواب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اماموں کو بخش دیتے ہیں۔ اور تمام ملائکہ جو نماز جمعہ ادا کرتے ہیں اپنا پنا ثواب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمعہ ادا کرنے والے تمام مصلیوں کو بخش دیتے ہیں۔

رحمت الٰہی: بیت المعمور میں عبادات ادا کرنے والے فرشتوں کی دعاؤں کو سن کر رب غفور کی رحمت میں جوش آتا ہے اور اللہ تعالیٰ ارشاد

فرماتا ہے کہ: میرے جلال اور کبریائی کی قسم! تم گواہ رہنا کہ میں نے
میرے حبیب کی امت کے جمعہ ادا کرنیوالوں کو بخش دیا (معاف فرمادیا)
اور آخرت کے عذابوں سے محفوظ کردیا (معراج نامہ از حضرت محدث دکنؒ)

خطبہ سفر قبر

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الْجَلِیْلِ الْاَکْبَر ۔ مُنْشِئِی اَصْنَافِ الْفِطَر ۔ رَافِعِ السَّمَآءِ بِغَیْرِ عَمَدٍ یُّنْظَر ۔ خَالِقِ الْجِنِّ وَالْبَشَر ۔ رَازِقِ الْجِنِّ وَالْبَشَر ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ لَااَلَہٗ ثَانْ ۔ هُوَ اللّٰہُ صَمَدٌ لَااَلَہٗ ثَانْ ۔ هُوَ اللّٰہُ وَاحِدٌ لَااَلَہٗ ثَانْ ۔ وَهُوَ اللّٰہُ فَرْدٌ لَااَلَہٗ ثَانْ ۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ وَهُوَ عَبْدُہٗ لَااَلَہٗ ثَانْ ۔ وَهُوَ رَسُوْلُہٗ لَااَلَہٗ ثَانْ ۔ وَهُوَ نَبِیُّہٗ لَااَلَہٗ ثَانْ ۔ وَهُوَ حَبِیْبُہٗ لَااَلَہٗ ثَانْ ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۞

اما بعد! فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْم ۔ اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَافِی الْقُبُوْر ۔ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْر ۔ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ۔ وَقَالَ ۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ۔ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام ۔ اَوْ کَمَا قَالَ ۔ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۔
یَآ اِبْنَ اٰدَمَ ۞ لَنَا بَدَنٌ ضَعِیْفٌ ۞ وَزَادٌ قَلِیْلٌ قَلِیْلٌ ۞ وَسَفَرٌ

طَوِيْلٌ طَوِيْلٌ ۔ وَآخِرُ ثِيَابِنَا كَفَنْ ۔ وَآخِرُ مَرْكَبِنَا جِنَازَه ۔ وَآخِرُ مَنْزِلِنَا قَبْرٌ ۔ وَفِرَاشُنَا تُرَاب ۔ وَوَلَدُنَا يَتِيْمٌ ۔ وَمَالُنَا مَقْسُوْمٌ ۔ اَلاَ يَا اُولِي الْاَلْبَاب ۔ وَعَلَيْنَا الْحِسَاب ۔ وَحَلَالُهَا حِسَاب ۔ وَلِحَرَامِهَا عَذَاب ۔ وَلِشُبْهَتِهَا عِتَاب ۔ فَاعْتَبِرُوْا يَا اُوْلِي الْاَلْبَاب ۔ تَفَكَّرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَار اَيُّهَا الْاِخْوَان فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۔ وَاذْكُرُوْا هَادِمُ اللَّذَّاتِ ۔ وَقُوْمُوْا وَصُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ۔ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰه ۔ وَاللّٰهُ تَوَّابٌ رَّحِيْم ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْم ۔ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَذِكْرِ الْحَكِيْم ۔ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّؤُفٌ رَّحِيْمٌ وَرَبٌّ حَلِيْمٌ ۝

مطلب: سب تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جو بڑی شان اور بزرگی والا ہے جس نے تمام عجائبات عالم کو پیدا کیا اور اور آسمانوں کو بغیر ستونوں کے کھڑا کردیا۔ اور جو تمام جنوں اور انسانوں کا خالق اور رازق ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ ایک ہے اور ایسا بے نیاز ہے کہ اسکا کوئی بھی ثانی نہیں ہے۔ اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے رسول اور محبوب ہیں، اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے تمام آل واصحاب پر ہزاروں لاکھوں درود وسلام اور رحمتیں ہوں۔

برادران اسلام! قیامت میں جب مردے زندہ کئے جائیں گے ان کے دلوں کو دیکھا جائے گا جن لوگوں کے دلوں میں اللہ اور رسولؐ کی محبت ہوگی وہ لوگ کامیاب و کامران ہوجائیں گے۔

اے لوگو! دنیا میں بڑی ہوشیاری سے رہو چونکہ یہاں سے آخرت کی طرف کوچ کرنا ہے، یعنی ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

اے بھائی۔ ہم کو موت کا مزہ چکھتے ہی کفن پہنایا جائیگا، جنازہ (ڈولے) میں ڈالکر قبر میں سلادیا جائے گا۔ قبر کو اپنے نیک اعمال سے جنت کا باغ بنالو ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ اے لوگو! صدق دل سے توبہ کرو پس اللہ تعالی توبہ کرنے والوں سے بے حد محبت کرتا ہے۔

ہر جمعہ ماں باپ کے قبور کی زیارت

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہر جمعہ کو اپنے ماں باپ کے قبور کی یا ایک کی قبر کی زیارت کر کے وہاں سورہ یسین پڑھے تو یسین شریف میں جتنے حروف ہیں ان کی تعداد کے برابر اللہ تعالی اسکی مغفرت فرمائیگا۔ (ابن عدی۔ دیلمی)

مقبول حج: روایت ہے کہ جو شخص ثواب کی نیت سے اپنے ماں باپ یا کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے تو ایک مقبول حج کا ثواب پائے اور جو والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی بکثرت زیارت

کرتا ہے تو فرشتے اسکی قبر کی زیارت کو آئیں گے۔ (الحکیم الترمذی)

دوشنبہ، پنجشنبہ اور جمعہ کے دن اعمال نامہ پیش ہوگا

روایت ہے کہ دوشنبہ اور جمعرات کو سب لوگوں کے اعمال نامے اللہ تعالٰی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں پیش کئے جاتے ہیں اور دیگر انبیاء علیہم السلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو انکی اولاد کے اعمال نامے پیش ہوتے ہیں۔ اور وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالٰی سے ڈرو! اور اپنے مردوں کو گناہوں سے تکلیف نہ دو۔ (الحکیم الترمذی)

خطبہ جمعہ۔ شفاعت کبریٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ ھُوَ خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ وَھُوَ مٰلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ۔ وَحْدَہٗ لَامِثْلَ لَہٗ۔ وَحْدَہٗ لَاحَدَّ لَہٗ۔ وَحْدَہٗ لَانِدَّ لَہٗ۔ وَحْدَہٗ لَا وَالِدَ لَہٗ۔ وَحْدَہٗ لَا وَلَدَ لَہٗ۔ اَحَدٌ وَّصَمَدٌ وَّفَرْدٌ ذُوالْاَزَلِ وَالْاَبَدِ۔ خَالِقٌ وَّمَلِکٌ وَّقُدُّوْسٌ وَّسَلَامٌ۔ ھُوَ اللّٰہُ سَتَّارٌ وَّغَفَّارٌ وَّجَبَّارٌ وَّمُتَکَبِّرٌ۔ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَنَبِیُّہٗ۔ عَبْدُہٗ وَحَبِیْبُہٗ۔ وَاَرْسَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ وَجَعَلَہٗ

اللّٰہُ تعالیٰ شَفیع المُذنبِیْن نَبِیِّنَا مُحِبّ الفُقَرَآءِ وَمُحِبّ الغُرَبَاءِ وَالمَسَاکِیْن ۔ وَھُوَ رَاحَۃُ العَاشِقِیْن ۔ وَھُوَاِمَامُ القِبْلَتَیْن ۔ وَھُوَ وَسِیْلَتَنَا فی الدَّارَیْن ۔ بَعَثَہُ اللّٰہُ نَبِیاً وَّرَسُوْلاً وَاصْطَفَاہُ وَلِیاً طَاھِرًا عَرَبِیًّا مُتَّرَفًا مُعَظَّماً قُرَشِیاً صَاحِب المَجْدِ الاَطْھَر ۔ وَالجَسَدِّ الاَطْھر وَالجُبَیْنِ الاَزْھَرْ ۔ وَخُصَّ بِالشَّفَاعَۃِ الکُبْرٰی فِیْ یَوْم المَحْشَر وَصَلی اللّٰہُ تَعَالیٰ علیٰ سَیِّدِ المُرْسَلِیْن وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَاَصْحَبِہٖ اَجْمَعِیْن ۔

اما بعد! فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ فِی القُرآن العَظِیْم ۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلاَّ رَحمَتہً لِلعٰلَمِیْن ۔ وَقَال ۔ یَااَیُّھا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًاوَّدَاعِیاً اِلَی للّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًامُّنِیرًا ۔

وقَال النبی صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم ۔ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ فَوَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ۔

یا معشر الحاضرین! وَالمُنَادِی جِبْرِیْل ۔ اَنَّ القِیمَۃَ قَرِیْبٌ قَرِیْبٌ ۔ وَالرَّبُّ جَلِیْلٌ جَلِیْلٌ ۔ وَالمِیْزَانُ عَدِیْلٌ عَدِیْلٌ ۔ وَکُلُّ نَبِیٍّ مُرْسَل ۔ یَقُوْلُ یومَ القِیمَۃ ۔ رَبِّیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ ۔ وَیَقُوْلُ اٰدم صَفِیُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلام ۔ یَارَبِّیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ ۔ وَیَقُوْلُ نُوحُ نَجِیُ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَام یَارَبِّیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ ۔

وَيَقُوْلُ اِسْمٰعِيْلَ ذَبِيْحُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام يَا رَبِّىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ۔
وَيَقُوْلُ سُلَيْمٰنُ صَاحِبُ الْمَمْلِكَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ۔ وَيَقُوْلُ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَام ۔ يَارَبِّى نَفْسِىْ نَفْسِىْ۔
وَيَقُوْلُ عِيْسَىٰ رُوْحُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام يَا رَبِّىْ نَفْسِى نَفْسِىْ۔
وَيَقُوْلُ نَبِيُّنَا وَحَبِيْبُنَا وَكَرِيْمُنَا وَشَفِيْعِنَا سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلى اللّٰه عليه وآله وسلم ۔ يَارَبِّى اُمَّتِىْ اُمَّتِىْ يَارَبِّىْ اُمَّتِىْ اُمَّتِىْ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِىْ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِىْ۔
وَيَقُوْلُ الْجَلِيْلُ الْاَكْبَرُ ۔ وَكَبِير الْمُتَعَالِ ۔ يَا حَبِيْبِىْ يَا حَبِيْبِىْ۔ يَا حَبِيْبِىْ يَا حَبِيْبِىْ۔ وَلَاتَخَفْ وَلَاتَحْزَنْ ۔ اِنِّىْ اَنَا سَتَّارُ الْعُيُوْبِ، اِنِّىْ اَنَا غَفَّارُ الذُّنُوْبِ ۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۔ اَلَا يَامَعْشَرَ الْحَاضِرِيْنَ ؛ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۔ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۔ فَتُوْلُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوْحًا ۔ وَاللّٰهُ تَوَّابٌ رَحِيْم ۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۔ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَذِكْرِ الْحَكِيْمِ ۔ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَحِيْمٌ وَرَبٌّ حَلِيْمٌ ۔ ●

مطلب : سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو ساری کائنات کا خالق، مالک اور پالنے والا ہے ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا

کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں وہ ایک ہے، پاک اور بے عیب ہے، سب اسکے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں اور وہ ہر چیز سے بے نیاز ہے۔

اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی کے محبوب بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ تعالی نے رحمۃ للعلمین اور شفیع المذنبین بنا کر بھیجا ہے۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غریبوں، مسکینوں اور فقیروں سے خاص محبت کرنیوالے ہیں۔ اور آپ دنیا وآخرت میں ہمارا بہترین وسیلہ ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی تمام آل واصحاب پر کروڑوں درود وسلام ہو۔

برادران اسلام! خبردار ہو کر سن لو!

قیامت بالکل قریب ہے اور اس روز اللہ تعالی بہت بڑے جلال میں ہوگا۔ پس بڑے بڑے فرشتے اور پیغمبر حیران وسرگرداں ہو کر یاربی نفسی نفسی یاربی نفسی نفسی کہکر پکارتے پھریں گے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کی فکر میں روتے ہوئے سجدے میں گرجائیں گے، اور گڑگڑاتے ہوئے یاربی امتی امتی یاربی امتی امتی کہتے رہیں گے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گڑگڑانے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت

میں جوش آجائیگا اور اپنے حبیب کی محبت میں خود اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔

یا حبیبی یا حبیبی۔! یا حبیبی یا حبیبی !!!

یعنی اے میرے محبوب ! غم نہ کرو میں عیبوں کو چھپانے والا ہوں اور گنہگاروں کو بخشنے والا ہوں۔ میں آپ کو آپ کی امت کے معاملے میں خوش کردو گا۔

دو جہاں چاہتے ہیں رضائے خدا
خود خدا چاہتا ہے رضائے حبیب

کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہم سب بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرکے دین ودنیا میں کامیاب و کامران ہوجاتے !